از عدالت عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 8 اگست 2000

راکیش کمار جین

بنام

سٹیٹ بذریعے سی بی آئی، نئی دہلی

[کے ٹی تھامس اور آر پی سیٹھی، جسٹس صاحبان]

مجموع ضابطہ فوجداری، 1973- دفعہ 245، 470(3) اور 473- آفیشل سیکرٹس ایکٹ، 1923- دفعہ 5(4) 5(2) اور (3) اور 13(3) کے ساتھ پڑھیں- کے تحت شکایت- حد سے زیادہ مدت کے لیے دائر- منظوری حاصل کرنے میں تاخیر کی وجہ سے- عرضی کہ چونکہ ایکٹ کے تحت کسی منظوری کی ضرورت نہیں ہے، اس لیے ملزم کو دفعہ 245 کے تحت فارغ کیا جانا چاہیے- حکم ہوا کہ، چونکہ ایکٹ کے تحت کوئی منظوری نہیں دی گئی ہے، اس لیے منظوری حاصل کرنے میں گزارے گئے وقت کو دفعہ 470(3) کی وضاحت کے تحت خارج نہیں کیا جا سکتا- لیکن محض تاخیر ملزم کو فارغ کرنے کا حق نہیں دیتی، کیونکہ مستغیث دفعہ کے تحت حد کی مدت میں توسیع کا حقدار ہے۔

الفاظ اور جملے- 'ترتیب سے بنائے گئے'- آفیشل سیکرٹس ایکٹ، 1923 کے تناظر میں معنی- دفعہ 13(3)۔

یونین آف انڈیا کی طرف سے اپیل کنندہ کے خلاف آفیشل سیکرٹس ایکٹ کی دفعہ 5(4) جس کو دفعہ 5(2) اور (3) پڑھا جاتا ہے کے تحت مجرمانہ شکایت درج کی گئی تھی۔ اپیل کنندہ نے دفعہ 245 مجموع ضابطہ فوجداری کے تحت اس بنیاد پر خارج ہونے کے لیے درخواست دائر کی کہ استغاثہ کا حکم کسی مناسب اتھارٹی کے ذریعے منظور نہیں کیا گیا تھا اور یہ نوٹس نہیں لیا جا سکتا تھا کیونکہ شکایت کو حد سے روک دیا گیا تھا۔ مدعاعلیہ نے استدعا کی کہ منظوری حاصل کرنے کے لیے درکار 79 دن کی مدت کو حد کی مدت کا حساب لگانے میں خارج کر دیا جانا چاہیے۔ ٹرائل عدالت نے درخواست کو مسترد کر دیا تھا اور ٹرائل عدالت کے حکم کے خلاف نظر ثانی کو بھی مسترد کر دیا گیا تھا، یہ کہتے ہوئے کہ آفیشل سیکرٹس ایکٹ کی دفعہ 13(3) میں

مناسب حکومت کی سابقہ منظوری لینے کا التزام ہے اور اس طرح کی رضامندی یا منظوری حاصل کرنے کے لیے درکار وقت کو ضابطہ فوجداری کی دفعہ 470(3) کے لحاظ سے خارج کیا جانا تھا۔

اس عدالت میں اپیل میں، اپیل کنندہ نے دلیل دی کہ چونکہ ایکٹ کی دفعہ 13 (3) کے تحت حکومت سے لینے کے لیے کوئی منظوری یا رضامندی فراہم نہیں کی گئی تھی، اس لیے شکایت کو مسترد کرنے کی ضرورت تھی۔ مدعا علیہ نے دعوی کیا کہ شکایت وقت کے اندر دائر کی گئی تھی کیونکہ ایکٹ کی دفعہ 13 (3) کے تحت منظوری حاصل کرنا لازمی تھا۔ کہ ایکٹ کی دفعہ 13 کی ذیلی دفعہ (3) دو حصوں میں تھی۔ ایک حکم کی منظوری سے متعلق ہے جس کا مطلب لازمی طور پر رضامندی یا منظوری ہے اور دوسرا شکایت درج کرنے کے مجاز شخص سے متعلق ہے۔ اور یہ کہ اگر کسی منظوری کی ضرورت نہیں ہے تو بھی، شکایت کو وقت کے اندر درج کیا گیا سمجھا جائے گا کیونکہ مستغیث اور دیگر عہدیداروں کا ماننا تھا کہ شکایت درج کرنے سے پہلے ایسی منظوری ضروری ہے۔

اپیل مسترد کرتے ہوئے عدالت نے

حکم ہوا کہ: 1. آفیشل سیکرٹس ایکٹ کے دفعہ 13 کی ذیلی دفعہ (3) میں کہا گیا ہے کہ ایکٹ کے تحت جرم کا نوٹس صرف اس شکایت پر لیا جا سکتا ہے جو (a) مناسب حکومت کے حکم سے دائر کی گئی ہو؛ یا (b) مناسب حکومت کے اختیار کے تحت دائر کی گئی ہو؛ یا (c) مناسب حکومت کے ذریعے بااختیار کسی افسر کے ذریعے۔ ایکٹ کے تحت شکایت درج کرنے کے لیے حکومت یا کسی اتھارٹی کی رضامندی یا منظوری کی ضرورت نہیں ہے، جیسا کہ دفعہ 470 مجموع ضابطہ فوجداری کی ذیلی دفعہ (3) کی وضاحت میں کہا گیا ہے۔ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 470 کے تحت تصور کردہ 'رضامندی' یا 'منظوری' کو شکایت درج کرنے کے مقاصد کے لیے 'آرڈر' یا 'اتھارٹی' کے برابر نہیں کیا جا سکتا جیسا کہ ایکٹ کی دفعہ 13 کی ذیلی دفعہ (3) میں تصور کیا گیا ہے۔ مختلف قوانین میں مخصوص کی توضیعات گئی ہیں جن کے تحت ان قوانین کے تحت ملزم کے خلاف مقدمہ چلانے کے مقاصد کے لیے سابقہ رضامندی یا منظوری کی ضرورت ہوتی ہے۔ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 470 کی ذیلی دفعہ (3) کی وضاحت واضح طور پر اس طرح کی رضامندی اور پابندیوں سے مراد ہے نہ کہ ایکٹ کے تحت مطلوبہ سکتہ سے۔ رضامندی کی منظوری جیسا کہ بدعنوانی کی روک تھام کے قانون، خوراک میں ملاوٹ کی روک تھام کے قانون، مختلف غذائی اجناس پر قابو پانے کے احکامات، اور اسی طرح کے دیگر قوانین میں کہا گیا ہے کہ اس طرح کی رضامندی کی منظوری یا حکم کی منظوری سے پہلے، انفرادی طور پر یا عام طور پر، یا انفرادی طور پر یا عام طور پر اختیار دینا، یا شکایت درج کرنے کے مقصد سے کسی شخص کو بااختیار بنانا، قانون کے تحت مقدمہ دائر کرنے اور مقدمہ چلانے کے مقاصد کے لیے عدالت سامنے مستغیث کی شناخت میں سہولت فراہم کرنے والی صرف ایک انتظامی کارروائی ہے۔ قانون سازیہ نے اپنی

دانشمندی کے مطابق صرف اس مدت کو خارج کرنا مناسب سمجھا جو کسی جرم کے مقدمے کی سماعت کے ادارے کے لیے حکومت کی سابقہ رضامندی یا منظوری حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے اور سکتہ حاصل کرنے یا شکایت درج کرنے کے مقصد سے کسی شخص کا نام نہ لینا۔[279 G-H; 280 A-D]

الیکٹریکل مینو فیکچرنگ کمپنی لمیٹڈ بنام ڈی ڈی بھار گوا، [1968] 1 ایس سی آر 394؛ ایس اے وینکٹارمن بنام ریاست، [1958] ایس سی آر 1037، پر انحصار کیا۔

2. ذیلی دفعہ (3) کے سادہ الفاظ اور اس کے بنیادی مقصد کی تنقیدی جانچ پر، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ دفعہ 13 کے ذیلی دفعہ (3) کے دو حصے ہیں۔ ذیلی دفعہ (3) میں صرف مناسب حکومت کے حکم سے یا اختیار کے تحت یا ایسی حکومت کے ذریعے بااختیار افسر کے ذریعے شکایت درج کرنے کا تصور کیا گیا ہے۔ اگر قانون سازیہ کا ارادہ دفعہ کو دو حصوں میں رکھنا تھا، ایک حکم کے ذریعے رضامندی یا منظوری سے متعلق تھا اور دوسرا حصہ شکایت درج کرنے کے شخص کے اختیار سے متعلق تھا، اس صورت میں "حکم کے ذریعے" الفاظ کے بعد، "سکتہ" اور لفظ "یا" نہیں ہونا چاہیے تھا۔ اس صورت میں لفظ "یا" قانون سازیہ نے لفظ "اور" کا استعمال کیا ہوگا اور سکتہ کو خارج کر دیا ہوگا۔[281 C-D]

3. ایکٹ کے دفعہ 13(3) کے تحت حکومت سے کوئی منظوری یا رضامندی فراہم نہیں کی گئی ہے اور شکایت درج کرنے کے احکامات حاصل کرنے میں گزارے گئے عرصے کو دفعہ 470 مجموع ضابطہ فوجداری کے ذیلی دفعہ (3) کی وضاحت کے تحت خارج نہیں کیا جا سکتا۔[281 G]

4. محض یہ حقیقت کہ شکایت محدود مدت کی میعاد ختم ہونے کے 25 دن بعد درج کی گئی تھی، ملزم کو دفعہ 245 ضابطہ فوجداری کے تحت خارج کرنے کا حق نہیں دیتی تھی کیونکہ مستغیث کو قانون کے تحت دفعہ 473 ضابطہ فوجداری کے تحت وقت میں توسیع کا حق حاصل ہے۔ مستغیث مجسٹریٹ کو اس معاملے کے حقائق اور حالات پر مطمئن کر سکتا تھا کہ تاخیر قابل وضاحت تھی جو شکایت درج کرنے کے مقصد کے لیے منظوری حاصل کرنے کے حقیقی یقین کی وجہ سے ہوئی تھی۔ مستغیث ضابطہ فوجداری کی دفعہ 473 کے تحت حد کی مدت میں توسیع کا حقدار تھا۔ مستغیث کو حد کی مدت میں توسیع کے لیے ٹرائل مجسٹریٹ سے رجوع کرنے کی دوبارہ ہدایت دینے سے کوئی مفید مقصد پورا نہیں ہوگا۔ اس لیے شکایت وقت کے اندر ہوتی ہے اور درخواست گزار اس بنیاد پر خارج ہونے کا حقدار نہیں ہے۔

[281 H; 282 A-C]

(عدالت نے ہدایت دی کہ موجودہ فیصلہ کسی بھی طرح سے کسی بھی عدالت میں جاری کارروائی کو متاثر نہیں کرے گا جس میں ایکٹ کے تحت شکایات منظوری حاصل کرنے کے بعد دائر کی گئی ہیں اور

عدالت عالیان نے ضابطہ فوجداری کی دفعہ 470 کی ذیلی دفعہ (3) کی وضاحت کے لحاظ سے مدت کو معاف کر دیا ہے۔اس طرح کی تمام توسیعات کو ضابطہ فوجداری کی دفعہ 473 کے تحت بھی درست سمجھا جائے گا۔
[282 E-F]

اپیلیٹ فوجدار کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 555، سال 1999۔

فوجداری آر نمبر 104، سال 1995 میں دہلی عدالت عالیہ کے 17.4.98 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے وجے بہوگنا اور ڈی کے گرگ۔

جواب دہندہ کی طرف سے ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل کے این راول، آر این ورما اور پی پر میشورن۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس سیٹھی نے سنایا۔

آفیشل سیکر ٹس ایکٹ، 1923 کی دفعہ 5(2) اور (3) کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 5(4) کے تحت مجرمانہ شکایت (جسے اس کے بعد "ایکٹ" کہا جاتا ہے) عرضی گزار کے خلاف چیف میٹرو پولیٹن مجسٹریٹ، دہلی عدالت میں یونین آف انڈیا نے ڈپٹی سپر نٹنڈنٹ آف پولیس، سنٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن، ایس پی ای، اینٹی کرپشن یونٹ، نئی دہلی کے بذریعے دائر کی تھی۔ درخواست گزار نے ٹرائل عدالت میں مجموع ضابطہ فوجداری کی دفعہ 245 کے تحت اس بنیاد پر خارج کرنے کے لیے درخواست دائر کی کہ استغاثہ کا حکم کسی مناسب اتھارٹی کے ذریعے منظور نہیں کیا گیا تھا اور یہ کہ نوٹس نہیں لیا جا سکتا تھا کیونکہ اس کے مطابق شکایت کو حد سے روک دیا گیا تھا۔ مجسٹریٹ نے اپنے آرڈر ڈیٹ 17.3.1995 کے ذریعے درخواست کو مسترد کر دیا اور عدالت عالیہ میں دائر کردہ نظر ثانی کو اس اپیل میں اعتراض کردہ حکم کے ذریعے مسترد کر دیا گیا۔ ایکٹ کے دفعہ 13 (3) کی توضیعات پر انحصار کرتے ہوئے ٹرائل مجسٹریٹ کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ ایکٹ کے دفعہ 13 (3) میں مناسب حکومت کی سابقہ رضامندی یا منظوری فراہم کی گئی ہے اور اس طرح کی رضامندی یا منظوری حاصل کرنے کے لیے درکار وقت کو مجموع ضابطہ فوجداری کے دفعہ 470 (3) کے لحاظ سے خارج کیا جانا تھا۔ اس مرحلے پر یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ فوری مقدمے میں حد 24 اپریل 1985 سے شروع ہوئی تھی اور شکایت 19 مئی 1988 کو عدالت میں دائر کی گئی تھی جو بظاہر مقررہ حد کی مدت کے 25 دن سے زیادہ تھی۔ مستغیث کی عرضی یہ تھی کہ منظوری کے حکم کو حاصل کرنے کے لیے درکار 79 دنوں کی مدت کو حد کی مدت کا حساب لگانے میں خارج کر دیا جانا چاہیے۔ 21 اپریل 1988 کے منظوری کے حکم کی طرف اشارہ کیا گیا تھا، جس کی نقل اس اپیل کی کاغذی کتاب میں

رکھی گئی ہے۔ مستغیث کی درخواست کو قبول کرتے ہوئے، درخواست گزار کے خلاف دائر شکایت کو وقت کے اندر قرار دیا گیا۔

درخواست گزار کی طرف سے پیش سینئر ایڈوکیٹ جناب وجے بہوگنا نے پیش کیا کہ چونکہ ایکٹ کی دفعہ 13(3) کے تحت حکومت سے کوئی منظوری یا رضامندی فراہم نہیں کی گئی تھی، اس لیے حد کی مدت کے بعد دائر کی گئی شکایت کو مسترد کرنے کی ضرورت تھی اور ملزم کو ضابطہ فوجداری کی دفعہ 245 کے تحت خارج کر دیا گیا۔ اس نے کسی اور نکتے پر زور نہیں دیا۔ اپنی دلیل کی حمایت میں انہوں نے الیکٹریکل مینوفیکچرنگ کمپنی لمیٹڈ بنام ڈی ڈی بھارگوا، [1968] 1 ایس سی آر 394 میں اس عدالت فیصلے پر بھروسہ کیا ہے۔ فاضل ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل شری کیرت این راول نے متنازعہ فیصلے کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ جس فیصلے پر بھروسہ کیا گیا ہے وہ امتیازی ہے کیونکہ دفعہ 13(3) کا مینڈیٹ واضح اور غیر واضح ہے جس میں شکایت درج کرنے سے پہلے منظوری حاصل کرنے کی فراہمی ہے۔ انہوں نے درخواست میں کیے گئے دعووں اور منظوری کے حکم کی طرف ہماری توجہ مبذول کروائی جس میں زور دیا گیا کہ اگرچہ کسی منظوری کی ضرورت نہیں ہے، شکایت کو وقت کے اندر درج کیا گیا سمجھا جائے کیونکہ مستغیث اور دیگر عہدیداروں کا پختہ یقین تھا کہ شکایت درج کرنے سے پہلے اس طرح کی منظوری ضروری تھی۔

مقدمے میں پیش ہونے والے فاضل وکیل کی حریف عرضیوں کی تعریف کرنے کے لیے، ایکٹ کی کچھ کی توضیعات پر سرسری نظر ڈالنا ضروری ہے۔ یہ قانون سرکاری رازوں سے متعلق قانون کو مستحکم کرنے کے لیے نافذ کیا گیا ہے۔ دفعہ 5(2) میں کہا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص رضاکارانہ طور پر کوئی خفیہ سرکاری کوڈ یا پاس ورڈ یا کوئی خاکہ، منصوبہ، نمونہ، مضمون، نوٹ، دستاویز یا معلومات حاصل کرتا ہے یا اس بات پر یقین کرنے کے لیے معقول بنیاد رکھتا ہے، جب اسے یہ موصول ہوتا ہے کہ کوڈ، پاس ورڈ، خاکہ، منصوبہ، نمونہ، مضمون، نوٹ، دستاویز یا معلومات ایکٹ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بتائی گئی ہے، تو وہ اس دفعہ کے تحت کسی جرم کا مجرم ہوگا جس کے لیے ذیلی دفعہ (4) کے تحت سزا فراہم کی گئی ہے۔ دفعہ 6 وردیوں کے غیر مجاز استعمال، رپورٹوں کی جعل سازی، جعل سازی، شخصیت سازی اور جھوٹے دستاویزات سے متعلق ہے اور اس کے لیے سزا فراہم کرتا ہے۔ دفعہ 11 ایک پریذیڈنسی مجسٹریٹ، فرسٹ کلاس کے مجسٹریٹ یا سب ڈویژنل مجسٹریٹ کو اس طرح کے وارنٹ جاری کرنے کا اختیار دیتی ہے جیسا کہ اس میں بیان کیا گیا ہے۔ دفعہ 13 میں کہا گیا ہے کہ فرسٹ کلاس کے مجسٹریٹ کے علاوہ کوئی بھی عدالت، جو اس سلسلے میں خصوصی طور پر بااختیار ہو، ایکٹ کے تحت کسی بھی جرم کی سماعت نہیں کرے گی۔ دفعہ 13 کی ذیلی دفعہ (3) میں لکھا ہے:

"کوئی بھی عدالت اس ایکٹ کے تحت کسی بھی جرم کا نوٹس نہیں لے گی جب تک کہ مناسب حکومت یا اس سلسلے میں مناسب حکومت کے ذریعے بااختیار کسی افسر کے حکم سے یا اختیار کے تحت کی گئی شکایت پر نہ ہو۔"

ذیلی دفعہ (3) میں کہا گیا ہے کہ ایکٹ کے تحت جرم کا نوٹس صرف اس شکایت پر لیا جا سکتا ہے جو (a) مناسب حکومت کے حکم سے دائر کی گئی ہو؛ یا (b) مناسب حکومت کے اختیار کے تحت دائر کی گئی ہو؛ یا (c) مناسب حکومت کے ذریعے بااختیار کسی افسر کے ذریعے۔ ایکٹ کے تحت شکایت درج کرنے کے لیے حکومت یا کسی اتھارٹی کی رضامندی یا منظوری کی ضرورت نہیں ہے، جیسا کہ دفعہ 470 مجموعہ ضابطہ فوجداری کی ذیلی دفعہ (3) کی وضاحت میں کہا گیا ہے۔ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 470 کے تحت تصور کردہ رضامندی' یا 'منظوری' کو شکایت درج کرنے کے مقاصد کے لیے 'حکم' یا 'اختیار' کے برابر نہیں کیا جا سکتا جیسا کہ ایکٹ کی دفعہ 13 کی ذیلی دفعہ (3) میں تصور کیا گیا ہے۔ مختلف قوانین میں مخصوص کی توضیعات گئی ہیں جن کے تحت ان قوانین کے تحت ملزم کے خلاف مقدمہ چلانے کے مقاصد کے لیے سابقہ رضامندی یا منظوری کی ضرورت ہوتی ہے۔ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 470 کی ذیلی دفعہ (3) کی وضاحت واضح طور پر اس طرح کی رضامندی اور پابندیوں سے مراد ہے نہ کہ ایکٹ کے تحت مطلوبہ سکتہ سے۔ رضامندی یا منظوری جیسا کہ بدعنوانی کی روک تھام کے قانون، غذائی ملاوٹ کی روک تھام کے قانون، مختلف غذائی اجناس پر قابو پانے کے احکامات، اور اسی طرح کے دیگر قوانین میں اس طرح کی رضامندی یا منظوری سے پہلے ذہن کے اطلاق کا تصور کیا گیا ہے جو کہ ایک نیم عدالت کام ہے، جبکہ حکم کی منظوری، انفرادی یا عام، یا انفرادی طور پر یا عام طور پر اختیار دینا، یا شکایت درج کرنے کے مقاصد کے لیے کسی شخص کو بااختیار بنانا صرف ایک انتظامی کارروائی ہے جو قانون کے تحت مقدمہ دائر کرنے اور مقدمہ چلانے کے مقاصد کے لیے عدالت کے سامنے مستغیث کی شناخت میں سہولت فراہم کرتی ہے۔ قانون سازیہ نے اپنی دانشمندی میں صرف اس مدت کو خارج کرنا مناسب سمجھا جو کسی جرم کے مقدمے کی سماعت کے ادارے کے لیے حکومت کی سابقہ رضامندی یا منظوری حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے اور سکتہ حاصل کرنے یا شکایت درج کرنے کے مقصد سے کسی شخص کا نام نہ لینا۔

الیکٹریکل مینوفیکچرنگ کمپنی لمیٹڈ کے مقدمے (سپرا) میں اس عدالت نے امپورٹ اینڈ ایکسپورٹ (کنٹرول) ایکٹ، 1947 کے دفعہ 6 سے نمٹتے ہوئے کہا کہ کوئی بھی عدالت ایکٹ کے تحت قابل سزا کسی بھی جرم کا نوٹس نہیں لے گی سوائے اس کے کہ مرکزی حکومت کی طرف سے اس طرف سے مجاز افسر کی طرف سے عام یا خصوصی حکم نامے کے ذریعے تحریری شکایت پر فیصلہ دیا جائے کہ منظوری کی ضرورت والے معاملات پر لاگو ہونے والے اصولوں کا ایکٹ کے تحت شکایات درج کرنے پر کوئی اطلاق نہیں ہوتا ہے۔ اس ایکٹ کے دفعہ 6 میں صرف اس بات پر زور دیا گیا تھا کہ شکایت تحریری طور پر کی جانی

چاہیے اور اس کے لیے مجاز افسر کے ذریعے درج کی جانی چاہیے۔اس معاملے میں عدالت نے ایس اے وینکٹارمن بنام ریاست، [1958] ایس سی آر 1037 میں کیے گئے مشاہدات پر انحصار کیا، جس میں یہ فیصلہ دیا گیا تھا:

> "کسی قانون کی توضیعات کو سمجھنے میں عدالت کے لیے ضروری ہے کہ وہ پہلی بار اس میں استعمال ہونے والے الفاظ کے فطری معنی کو نافذ کرے، اگر وہ الفاظ کافی واضح ہوں۔یہ صرف کسی بھی ابہام کی صورت میں ہے کہ عدالت قانون کی توضیعات کو مجموعی طور پر سمجھ کر اور دیگر معاملات اور ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے قانون سازیہ کے ارادے کا پتہ لگانے کی حقدار ہے جن کی وجہ سے قانون نافذ ہوا۔"

اگرچہ ایکٹ کی دفعہ 13 کی ذیلی دفعہ (3) امپورٹ اینڈ ایکسپورٹ (کنٹرول) ایکٹ، 1947 کی دفعہ 6 سے متصل نہیں ہے، پھر بھی ہم دیکھتے ہیں کہ حکم یا اختیار کے اصرار کا مقصد ایکٹ کے تحت شکایت درج کرنے کا پتہ لگانا ہے بغیر رضامندی یا منظوری کے مقدمہ چلانے کی ضرورت ہے۔

فاضل ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل ہمیں بتانا چاہتے تھے کہ ذیلی دفعہ (3) دو حصوں میں ہے-ایک حکم جاری کرنے سے متعلق ہے جس کا مطلب لازمی طور پر رضامندی یا منظوری ہے اور دوسرا اس شخص سے متعلق ہے جو شکایت درج کرنے کا مجاز ہے۔ذیلی دفعہ کے سادہ الفاظ اور اس کے بنیادی مقصد کی تنقیدی جانچ پڑتال پر، ہم اس بات سے متفق نہیں ہیں کہ مذکورہ بالا ذیلی دفعہ کے دو حصے ہیں، جیسا کہ دلیل دی گئی ہے۔ہمیں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ دفعہ 13 کی ذیلی دفعہ (3) میں صرف مناسب حکومت کے حکم سے یا اختیار کے تحت یا ایسی حکومت کے ذریعے بااختیار افسر کے ذریعے شکایت درج کرنے کا تصور کیا گیا ہے۔اگر قانون سازیہ کا ارادہ دفعہ کو دو حصوں میں رکھنا تھا، ایک حکم کے ذریعے رضامندی یا منظوری سے متعلق تھا اور دوسرا حصہ شکایت درج کرنے کے شخص کے اختیار سے متعلق تھا، اس صورت میں "حکم کے ذریعے" الفاظ کے بعد، "سکتہ" اور لفظ "یا" نہیں ہونا چاہیے تھا۔اس صورت میں لفظ "یا" قانون سازیہ نے لفظ "اور" کا استعمال کیا ہوگا اور سکتہ کو خارج کر دیا ہوگا۔

ہائی کورٹ کا بین السطور پڑھ کر فیصلہ کرنا جائز نہیں تھا:

"...... کہ آفیشل سیکرٹس ایکٹ کے دفعہ 13 (3) میں تقاضہ مناسب حکومت کی سابقہ رضامندی یا منظوری لینے کے مترادف ہے۔کسی کو استعمال شدہ حقیقی الفاظ کے مطابق نہیں جانا چاہیے۔جو دیکھنا چاہیے وہ قانون سازیہ کا ارادہ ہے۔استغاثہ شروع کرنے سے پہلے مناسب حکومت یا دیگر اتھارٹی سے

سابقہ رضامندی، منظوری یا اجازت فراہم کرنے کا مقصد مبینہ مجرم کے تحفظ کے لیے ہے تاکہ غیر ذمہ دارانہ مقدمہ شروع نہ کیا جائے۔"

لہذا ہم مسٹر بہوگنا کی طرف سے کی گئی عرضیوں سے اتفاق کرتے ہیں کہ ایکٹ کی دفعہ 13(3) کے تحت حکومت سے کوئی منظوری یا رضامندی فراہم نہیں کی گئی ہے اور شکایت درج کرنے کے احکامات حاصل کرنے میں گزارے گئے وقت کو دفعہ 470 مجموعہ ضابطہ فوجداری کی ذیلی دفعہ (3) کی وضاحت کے تحت خارج نہیں کیا جا سکتا۔

محض یہ حقیقت کہ شکایت محدود مدت کی میعاد ختم ہونے کے 25 دن بعد درج کی گئی تھی، ملزم کو دفعہ 245 ضابطہ فوجداری کے تحت خارج کرنے کا حق نہیں دیتی تھی کیونکہ مستغیث کو قانون کے تحت دفعہ 473 ضابطہ فوجداری کے تحت وقت میں توسیع کا مطالبہ کرنے کا حق حاصل ہے۔ مستغیث مجسٹریٹ کو اس معاملے کے حقائق اور حالات پر مطمئن کر سکتا تھا کہ تاخیر قابل وضاحت تھی جو شکایت درج کرنے کے مقصد کے لیے منظوری حاصل کرنے کے ان کے حقیقی یقین کی وجہ سے ہوئی تھی۔ شکایت میں کیے گئے دعووں کو نوٹ کرنے اور ریکارڈ پر غور کرنے کے بعد، خاص طور پر حکومت ہند کے 21 اپریل 1988 کے حکم نامے میں، ایس۔ کے این تیواری، ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، سنٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن، نئی دہلی شکایت درج کرنے کے لیے، یہ محفوظ طریقے سے قرار دیا جا سکتا ہے کہ مستغیث ضابطہ فوجداری کی دفعہ 473 کے تحت حد کی مدت میں توسیع کا حقدار تھا۔ مستغیث کو دوبارہ حد کی مدت میں توسیع کے لیے ٹرائل مجسٹریٹ سے رجوع کرنے کی ہدایت دینے سے کوئی مفید مقصد پورا نہیں ہوگا۔ مستغیث نے شکایت درج کرنے میں تاخیر کی وضاحت کی ہے جس میں توسیع کی ضرورت ہے۔ اس لیے شکایت کو وقت کے اندر مانا جاتا ہے اور درخواست گزار اس بنیاد پر خارج ہونے کا حقدار نہیں ہے۔

دلائل کے دوران یہ نشاندہی کی گئی کہ چونکہ مرکزی حکومت اور عدالت عالیان سے منظوری حاصل کرنے کے بعد دائر کی گئی مختلف شکایات نے ضابطہ فوجداری کی دفعہ 470 کی ذیلی دفعہ (3) کی وضاحت کے لحاظ سے مدت کو خارج کر دیا ہے، اس لیے ہمارا یہ فیصلہ اس طرح کے تمام احکامات کو پریشان کرنے کے مترادف ہو سکتا ہے اور ایکٹ کے تحت زیر التواء جاری کارروائی کو متاثر کر سکتا ہے۔ ان معاملات میں ملزم، ایسی صورت میں، اس فیصلے کی بنیاد پر کارروائی کو کالعدم قرار دینے کے مقاصد کے لیے اسی طرح کی درخواستیں اٹھانے کی لالچ میں آ سکتے ہیں جو اس معاملے میں اٹھائی گئی ہیں۔ اگرچہ یہ اندیشہ غلط سمجھا جاتا ہے، پھر بھی ہم یہ واضح کرتے ہیں کہ موجودہ فیصلہ کسی بھی طرح سے کسی بھی عدالت میں جاری کارروائی کو متاثر نہیں کرے گا جہاں ایکٹ کے تحت شکایات منظوری حاصل کرنے کے بعد دائر کی گئی ہیں اور عدالت عالیان

نے ضابطہ فوجداری کی دفعہ 470 کی ذیلی دفعہ (3) کی وضاحت کے لحاظ سے مدت کو معاف کر دیا ہے۔ اس طرح کی تمام توسیع کو ضابطہ فوجداری کی دفعہ 473 کے تحت بھی درست سمجھا جائے گا۔

اس اپیل میں کوئی میرٹ نہیں ہے جسے ٹرائل مجسٹریٹ کو قانون کے مطابق مقدمہ سے نمٹنے اور شکایت کے نمٹارے میں تیزی لانے کی ہدایت کے ساتھ مسترد کیا جاتا ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:17
I am the author of this document